Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 1 (January-March 2026)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: January 21, 2026

Rifat Hassan's Feminist Method in Interpretation of Texts: An Analytical Study

تعبیر و تشریح نصوص میں رفعت حسن کا نسائی منہج: تجزیاتی مطالعہ

Sadia Akhtar
Ph.D Scholar, Department of Islamic Thought, History & Culture
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Email: Sadirao82@gmail.com

Dr. Hafiz Tahir Islam Askari
Assistant Professor, Department of Islamic Thought, History & Culture
Allama Iqbal Open University, Islamabad

Abstract

The position and the role of women in Islam have long been a matter of scholarly controversy, as it is a diversity of the interpretations of the Muslim societies. Although Islam has a moral focus of human dignity, women have been traditionally viewed socially as inferior or second best, a view that has been strengthened by both the cultural tradition and the interpretation of juristic rules. To counter such disparities, feminist scholarship and women movements have attempted to redefine conventional interpretations of gender relations in the Islamic religion.

The article is a critical evaluation of the feminist hermeneutics of one of the most notable Pakistani-American Islamic theologians, Dr. Riffat Hassan. Her work is based on the Islamic tradition and is different to Western feminism since the author stresses the principles of equality and moral obligations presented in the Quran. The paper evaluates her four fundamental interpretive principles which are hermeneutical skepticism, equality which arises out of tawhid, centrality of maqasid al-shari'ah, and the significance of historical context and assesses how these principles apply to such issues as inheritance, legal testimony, qiwamah, and hijab. The paper also analyses the way in which her approach to the text is either complementary or contradictory to classical exegetical traditions, as well as how it contributes to the modern discourse on gender justice in Islamic philosophy.

Keywords: Riffat Hassan, Hermeneutics, Islam, Feminist

تمہید

اسلام میں عورت کی حیثیت اور مقام واضح ہے لیکن یہ ایک ایسا موضوع ہے جو آج کے دور میں کسی مسئلہ کی وضاحت کے بعد بعض اوقات بحث واختلافِ رائے کو ہوادے رہاہے۔ مسلم معاشرے میں عورت کی حیثیت کے بارے میں مختلف طبقوں کے خیالات حتیٰ کہ مسلم معاشرے میں خود نہایت متنوع ہیں اور اسی وجہ سے کسی ایک قالب میں فٹ کرنا ممکن نہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عورت ایک ممتاز اور غیر معمولی وجود رکھتی ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 1 (January-March 2026)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: January 21, 2026

تاہم عملی سطح پر عورت کو اکثر کمزور، تابع اور ثانوی کردار کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ تصور صرف مردوں تک محدود نہیں بلکہ بہت سی عورتیں بھی اسی احساسِ کمتری میں مبتلا رہتی ہیں کہ عورت کی پیدائش یا فطرت مرد سے مختلف یا کم تر ہے۔اسی وجہ سے عورتوں کی تحریک بنیادی طور پر عدم مساوات کے ردِّ عمل کے طور پر ابھری۔یہی تحریک مرد و عورت کے تعلق کی نئی تعبیرات سامنے لاتی ہے۔ عصرِ حاضر میں بہت سی مسلم دانشور خواتین اس جدوجہد کا حصہ بنی ہیں، جن میں ایک **اہم نام رفعت حسن ہیں۔**

ڈاکٹر رفعت حسن ایک معروف پاکستانی نژاد امریکی تھیولوجین اور اسلامی فیمینسٹ دانشور ہیں۔ انہوں نے قدیم اور جدید دور کی معاشرتی مشکلات کے تناظر میں قرآن اور اسلامی تعلیمات کی جدید تشریحات کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ان کی فیمیزم سوچ مغربی فیمینزم سے قدرے مختلف ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ اسلام کے دائرے میں رہتے ہوئے عورت اور مرد دونوں کو مساوات حقوق کی ضمانت ملے۔ وہ اس بات پر زور دیتی ہیں کہ قرآن مرد اور عورت کو مساوی انسان قرار دیتا ہے۔ان کے خیال میں بعض فقہی تفاسیر نے عورت کو کمتر دکھایا ہے جو کہ قرآن کے اصل پیغام سے انحراف ہے"[1]

یہ تحقیق ڈاکٹر رفعت حسن کے چار بنیادی تشریحی اصولوں تشریحی شک، توحید سے مساوات کا استنباط، مقاصد الشریعہ کی مرکزیت، اور تاریخی سیاق کی اہمیت کا عملی تطبیق کے ساتھ جائزہ لیتی ہے، خاص طور پر وراثت، شہادت، اور قوامیت جیسے مسائل پر، یہ مضمون اس بات کا تجزیہ کرتا ہے کہ یہ اصول روایتی اصول تفسیر، جیسے تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کے ضوابط، سے کس طرح ہم آہنگ یا متصادم ہیں۔

ان کے اصول تعبیر کا بنیادی محور یہ ہے کہ قرآن کی آیات کو اس کی نص اور تاریخی، تجربیاتی تناظر میں پڑھا جائے۔ اور ان تشریحات پر نظر ثانی کی جائے جو پرانے معاشرتی ڈھانچوں کے زیر اثر ہے۔ تصور حجاب، عدم مساوات کی تشریح بھی انھی اصولوں کی تشریح میں سے ایک ہے جس کو انھوں نے جامد فقہی حکم کے بجائے اسے ان کے پیش کردہ اصول حیا کی روشنی میں سمجھایا ہے۔

تعارف مضمون

قرآن کریم کی تشریح و تعبیر کا سلسلہ عہد نبوی سے شروع ہو گیا تھا۔ اس کے بعد پہلی اور دوسری صدی ھجری میں تفسیر کے بنیادی اصولوں کو منظم شکل دی گئی۔ جن میں تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، صحابہ و تابعین کے اقوال، عربی لغت و ادب، اور سیاق وسباق کو مرکزی اہمیت حاصل تھی۔ ان اصولوں کے تحت ایک شاندار روایت قائم ہوئی۔ اور اس میں امام طبری، ابن کثیر اور رازی جیسے نام شامل ہیں۔

[1] Riffat Hassan, Jurnal Millah, No. 1., Vol., II., (Yogyakarta,2002),113

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 1 (January-March 2026)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
January 21, 2026

بیسویں اور اکیسویں صدی میں، جدیدیت اور مابعد جدیدیت کے اثرات نے اسلامی فکر کو بھی قدرے متاثر کیا اس دور میں نئے تفسیری رجحانات و نظریات سامنے آئے جن میں فیمینسٹ مومنٹس کیساتھ فیمینسٹ ہر مینٹکس بھی ایک نئے رجحان کے طور پر ابھری۔ اس مکتب فکر کے علمبرداروں میں فاطمہ برلاس، امینہ ودود، اور رفعت حسن جیسی معتبر خواتین شامل ہیں۔ اور اپنے متعدد مضامین اور لیکچرز میں خاص طور پر یہ دلیل دی ہے کہ تاریخی طور "THE ISSUE OF WOMEN" ڈاکٹر رفعت حسن نے اپنی تحریر قرآن کی تفسیر مردوں والے معاشرے میں ہوئی ہیں۔ جس کے نتیجے میں عورت کی عورت کے متعلق آیات کی تشریح محض پردے کی آیات کی تشریح کے پیچھے چھپالی گئی ہے۔ جو قرآن کے اصل مساوات پر مبنی پیغام کو عورت تک پہنچنے نہیں دیتی۔ اس پردے کو ہٹانے کے لئے ایک نئی تنقیدی اور عورت کے نقطہ نظر سے تشریح کی ضرورت ہے۔[2]

ان کی اس کوشش کو روایتی اصولوں کے حامی موجود علماء نے متن کی تشریح میں بہت زیادہ لچک اور غیر معتبر قرار دیا ہے۔ مثال کے طور محترم عبد الرحمن کیلانی صاحب کی تحریریں اور جدت پسند علماء نے اسے قرآن کو جدید دور سے ہم آہنگ کرنے کے کوشش قرار دی ہے۔[3]

ڈاکٹر رفعت حسن کے اصول تعبیر و تشریح پر مختلف پہلوؤں سے تنقیدی کام ہو چکا ہے، جس میں ان کے خواتین سے متعلق قرآنی معاملات میں مجموعی اور انفرادی تنقید ہوئی ہے لیکن ان کے اصول و تعبیر و تشریح کو روایتی اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے جائزہ پر کام کم ہے۔ اردو ادب میں بھی ان کے یا توان کے مکمل کام کی تردید ہے یا پھر یہ کہا گیا ہے کہ روایتی اصولوں کے خلاف ہے۔ اس مضمون میں ہم پہلے روایتی اصول تفسیر و تعبیر مختصرا بیان کریں گے۔ پھر ڈاکٹر رفعت حسن کے اصول تعبیر و تفسیر بیان کر کے ان کے کچھ تصورات کی تشریح کو بطور مثال رکھیں گے۔

ڈاکٹر رفعت حسن ایک تعارف

رفعت حسن کی پیدائش 1943 پاکستان (لاہور) کی ہے۔ وہ ایک اعلی طبقے کے سید گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ رفعت نو بہن بھائیوں میں سے ایک ہیں۔ وہ ایک تعلیم یافتہ، روایتی شاہی ماحول میں پلی بڑھیں، جہاں یہ عقیدہ بھی تھا کہ لڑکی کو سولہ سال کی عمر میں والدین کی مرضی سے شادی کر لینی چاہئے۔ تاہم ان کی والدہ نے اپنے شوہر کے روایتی نظریات کی مخالفت کی۔ انھوں نے اپنے والد کو چیلنج کیا، انکے اس مزاحمتی رویے کی اصل طاقت ان کی والدہ تھیں۔ اور وہ اس بات کا اعتراف بھی کرتی ہیں کہ ان کی والدہ نے ان کی کامیابی کو ترجیح دی البتہ انھیں ایسا محسوس ہوا کہ وہ والدہ کی فطری محبت سے محروم رہیں۔

[2] https://www.researchgate.net/publication/367007764_KRITIK_WACANA_TAFSIR_ATAS_TEOLOGI_KESETARAAN_GENDER_RIFFAT_HASSAN
[3] Kilani, A. R. (Part 1). *Maqalat-e-Molana Abdul Rehman Kilani* (Urdu). Publisher: Darussalam / Maktiba alsalam,page 410..

OPEN ACCESS
CC BY

وہ ایک پاکستانی امریکی عالمہ کے طور پر امریکہ میں اسلامی مطالعات کے شعبے میں خاص طور پر جنس کی برابری کی بنیاد پر مسلم دنیا میں خواتین کے حقوق کے موضوعات پر پر نمایاں خدمات انجام دیں ہیں۔انھوں نے قرآن کی آیات کا خاص طور پر مرد وزن کے مابین تعلقات کے مفہوم کو جاننے کے لئے گہرائی سے مطالعہ کیا۔[4]

رفعت حسن کا خواتین کے موضوع پر کام کا آغاز اس وقت ہوا جب وہ ایک تحقیقی منصوبے کے لئے کام کر رہی تھیں۔اور اس دور میں اسلامایزیشن کا کا عمل شروع ہوا تھا۔یاد رہے کہ وہ ضیاء الحق کا دو تھا۔اس وقت ان کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ جب بھی کوئی ملک یا حکومت اسلامی بنانے کا عمل شروع کرتی ہے تو توسب سے پہلے خواتین کو گھروں میں بھیجنے اور اوران کے جسموں کو ڈھانپنے کا قانون کیوں لاگو کرتے ہیں۔اس کے بعد انھوں نے قرآن پاک کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور اخر کار انھیں قرآن کی از سر نو تشریح کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ڈاکٹر رفعت حسن کا کہنا ہے کہ انھیں اس بات کی خوشی ہے کہ قرآن کو منظم نقطہ نظر سے سمجھنے اور اس کی تعبیر میں ان کی خواہش کو پاکستانی کمیشن برائے خواتین کی کچھ اراکین کی حمایت حاصل ہوئی۔جو ایک ایک کر کے لوگوں کو یہ ثابت کرنا چاہتی تھیں کہ خواتین ہمیشہ مردوں سے کمتر، تابع اور ثانوی حیثیت کی حامل نہیں ہوتیں۔[5]

ڈاکٹر رفعت حسن کے اصول تعبیر و تشریح پر مختلف پہلوؤں سے تنقیدی کام ہو چکا ہے، جس میں ان کے خواتین سے متعلق قرآنی معاملات میں مجموعی اور انفرادی تنقید ہوئی ہے لیکن ن کے اصول و تعبیر و تشریح کو روایتی اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے جائزہ پر کام کم ہے۔اردو ادب میں بھی ان کے یا توان کے مکمل کام کی تردید ہے یا پھر یہ کہا گیا ہے کہ روایتی اصولوں کے خلاف ہے۔

اس مضمون میں ہم پہلے روایتی اصول تفسیر و تعبیر مختصرا بیان کریں گے۔پھر ڈاکٹر رفعت حسن کے اصول تعبیر و تفسیر بیان کر کے ان کے تصور حجاب کی تشریح کو بطور مثال رکھیں گے۔اور ان کا تجزیہ اس حوالے سے موجودہ دور کے جدید علماء کی رائے سے نقد ہو گا۔

قرآن کی تشریح و تعبیر کے اصول روایتی علماء کی نظر میں

قرآن کی تشریح و تعبیر کے لئے علماء نے چند اصول مرتب کیے ہیں جن میں اول الذکر امام ابن تیمیہ، امام شاہ ولی اﷲ ہیں جنھوں نے باقاعدہ اصول کتاب کی شکل میں لکھے۔البتہ احکامات کو سمجھنے، پرکھنے کا آغاز نبی کریم ﷺ کے دور سے ہی ہو چکا تھا۔

1- تفسیر بالماثور یعنی قرآن کی تفسیر خود قرآن سے، تفسیر قرآن بالسنۃ، اقوال صحابہ، اقوال سلف وتابعین، لغت عرب

[4] https://surahwithurdu.com/riffat-hassan
[5] Riffat Hassan, "Feminisme dan al-Qur"an", Jurnal Ulumul Qur"an No. 09, Vol. II, 199,86

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 1 (January-March 2026)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
January 21, 2026

2-**تفسیر بالرائے:** اجتہاد اور عقل کے استعمال سے تفسیر، لیکن اسے مضبوط شرائط کے ساتھ مشروط کیا گیا، جیسے کہ مفسر کا زبان و ادب، اصول فقہ، اور دیگر شرعی علوم میں گہری مہارت کا حامل ہونا- بلا دلیل رائے زنی سے منع کیا گیا ہے۔

3- **لغت و نحو سے واقفیت:** عربی زبان کے قواعد، الفاظ کے اصل معانی، اور محاورات کو سمجھنا تفسیر کا لازمی حصہ ہیں۔

4- **اسباب النزول:** متن کو سمجھنے کے لئے آیات کے نزول کے اسباب و واقعات کو جاننا۔

امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ :

سب سے صحیح طریقۂ تفسیر یہ ہے کہ قرآن کی آیت کو قرآن ہی کی دوسری آیت سے سمجھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑے مفسر ہیں...آپ نے قرآن کی وہ تفصیلات بتائیں جنہیں قرآن مجمل طور چھوڑ گیا تھا۔ اگر سنت میں بیان نہ ملے تو پھر صحابہ کے اقوال کی طرف رجوع کیا جائے، کیونکہ وہ نزولِ قرآن کے وقت موجود تھے۔ عربی زبان کو جاننا تفسیر کی بنیاد ہے، قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے، لہٰذا بغیر لغت اس کی تفسیر درست نہیں۔[6]

امام شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ قرآن کی تفسیر کا پہلا درجہ یہ ہے کہ ایک آیت کی شرح دوسری آیت سے کی جائے۔ مفسر کے لیے لغت، بیان، معانی اور عرب کی فصیح زبان کا علم ضروری ہے۔ علومِ آلیہ کے بغیر اجتہاد کرنا فتنہ ہے[7]

امام طبری لکھتے ہیں کہ میری تفسیر کی عمارت ہی صحابہ و تابعین کے آثار پر قائم ہے۔[8]

علاوہ ازیں اجتہاد کے حوالے سے امام ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ

قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے کلام کرنا گمراہی ہے، علومِ آلیہ کے بغیر اجتہاد کرنا فتنہ ہے[9]

ڈاکٹر رفعت کے اصول و تشریح و تعبیر

1-قرآن کی تشریح قرآن سے

اس حوالے سے وہ لکھتی ہیں کہ قرآن کو خود سمجھا جاسکتا ہے اس کے لئے روایتی مفسرین، فقہ، علماء کی رائے ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ نیز وہ یہ بھی لکھتی ہیں کہ تمام تفاسیر مردوں کی سوچ کی عکاسی کرتی ہیں لہذا خواتین کو خود قرآن کو سمجھنا چاہئے اور حالات کے مطابق فہم لینا چاہئے۔[10]

[6] https://islamhouse.com/ur/books/397530/
[7] https://kitabosunnat.com/kutub-library/Al-Fouz-Al-Kabir-Fi-Usool-Al-Tafseer-Urdu
[8] https://islamhouse.com/ur/books/397530/
[9] https://kitabosunnat.com/kutub-library/Al-Fouz-Al-Kabir-Fi-Usool-Al-Tafseer-Urdu
[10] Hassan, R. (2013). Woman and man’s “fall”: A Qur’anic theological perspective. In E. Aslan, M. K. Hermansen, & E. Medeni (Eds.), Muslima theology: The voices of Muslim women theologians (pp. 101 113). Peter Lang GmbH.

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: January 21, 2026

اس حوالے سے پہلے بھی تعارف میں لکھا جاچکا ہے کہ وہ مغربی فیمینسٹ کے زاویے سے اپنے آپ کو مختلف سمجھتی ہیں ان کا کہنا ہے دین اسلام کو سمجھ کر اس کے اندر سے ہی عورتوں کے حقوق کو واضح کیا جائے۔

2-تشریحی شک (Hermeneutics of Suspicion)

یہ ان کا مرکزی اصول ہے۔اس کے مطابق ہر اس تاریخی تشریح پر شک کیا جائے جو عورت کو کمتر، مرد کے تابع، یا اس کی جنسی خواہشات کا محض محرک قرار دیتی ہے۔ان کا خیال ہے کہ یہ تشریحات مخصوص تاریخی اور ثقافتی تناظر کی پیداوار ہیں نہ کہ قرآن کے ابدی پیغام کا حصہ ہیں۔[11]

مثال: اس میں وہ مرد کی قوامیت کی آیت کی تشریح اس طرح سے کرتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں پر قوام بنانے والی آیت کی روایتی تفسیر یہ ہے کہ مرد فطری طور پر عورتوں سے برتر ہیں۔میں اس تشریح پر تشریحی شک کرتی ہوں، میں سوال کرتی ہوں کیا یہ خدا کا پیغام ہے یا ساتویں صدی کے عرب معاشرے کی مردانہ سوچ کا عکس؟ میں اس آیت کا مطالعہ قرآن کی دیگر آیات سے موازنہ کرتے ہوئے کرتی ہوں[12]

مثلاً سورۃ التوبۃ میں ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں[13]

3-توحید اور مساوات کا اصول

اپنے اس اصول سے وہ استدلال کرتی ہیں کہ قرآن کا مرکزی موضوع چونکہ توحید خدا کی واحدانیت ہے، اور اسی توحید سے انسانی مساوات کا تصور پیدا ہوتا ہے۔لہذا کوئی بھی ایسی تشریح جو مرد و عورت کے درمیان بنیادی نوعیت کی ناانصافی یا عدم مساوات کو جنم دے وہ قرآن کے کے مرکزی پیغام کے خلاف ہے۔[14]

قرآن میں توحید کا تصور محض خدا کی وحدانیت تک محدود نہیں، بلکہ اس سے انسانی مساوات کا اصول بھی نکلتا ہے۔اگر خدا ایک ہے اور تمام انسان اس کی مخلوق ہیں، تو پھر کسی انسان کو دوسرے پر فوقیت کیسے دی جا سکتی ہے[15] مقاصد الشریعۃ پر مبنی تشریح کے حوالے سے لکھتی ہیں کہ اس کو وہ اخلاقی معیار کے دائرے میں بھی لاتی ہیں ۔قرآن کی ہر تشریح کو قرآن کے بنیادی مقاد عدل، رحمت، انسانی بہبود کے تناظر میں پرکھا جانا چاہیے۔جو تشریح ان مقاصد کے خلاف ہو وہ قرآن کے روح کے بھی خلاف ہے۔[16] لہذا اس کی تعبیر نو کی طرف جانا چاہیے۔

[11] Riffat Hassan, "Feminisme dan al-Qur‟an", Jurnal Ulumul Qur‟an No. 09, Vol. II, 199,86
[12] Hassan, R., Grob, L., & Mernissi, F. (1991). *Women's and Men's Liberation: Testimonies of Spirit*. Greenwood Press. ISBN 9780313259692.page 118
[13] التوبة 9:71 -
[14] Hassan, R. (1998). *Feminism in Islam*. In A. Sharma & K. K. Young (Eds.), Feminism and World Religions (pp. 248–278). Albany, NY: State University of New York Press. ISBN: 9780791440247
[15] ibid
[16] Hassan, R. (1997). *Women's Rights and Islam: From the I.C.P.D. to Beijing*. Louisville, KY: NISA Publications.p.78

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 1 (January-March 2026)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: January 21, 2026

اس میں وہ حجاب (پردے) کی مثال دیتی ہیں یعنی ان کا تصور حجاب یہ ہے کہ

> پردہ عورت کی قید اور اس کی ازادی کو محدود کرتا ہے یہ دونوں چیزیں تاریخی رویوں کا نتیجہ ہیں قرآن کا نہیں، حجاب کا اصل مقصد حیا ہے
> ، عورت کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا ہے نا کہ، عورت کو گھر میں قید کرنا۔[17]

علاوہ ازیں ان کے نزدیک حجاب کے تصور کا آغاز گھر اور عوامی جگہ پر کام کے آغاز سے ہوا جہاں مردوں سے سامنا نجی سے نکل کر عوامی ہوتا ہے، اسلامی معاشرے کے۔یعنی ''نجی دائرہ'' گھر کو کہا جاتا ہے اور ''عوامی دائرہ'' وہ جگہ ہے جہاں سماجی، معاشی اور بیرونی ذمہ داریاں ادا کی جاتی ہیں۔اسلامی معاشرے میں عورتوں کے بارے میں یہ تصور قائم ہو گیا کہ وہ زیادہ تر نجی دائرے تک محدود رہیں، جبکہ مرد عوامی دائرے میں اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیں۔جبکہ رفعت حسن کا کہنا ہے کہ اس کا اصل مقصد حیا کا اصول لاو کرنا ہے جو کہ مرد اور عورت دونوں کے لئے ہے۔اگرچہ مخاطب زیادہ تر عورتیں ہی ہیں۔[18]

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا[19]

اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہ دیجئے کہ اپنے چہروں پہ اوڑھنیاں ڈال لیں اور یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچانی جائیں اور ستائی نا جائیں، اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

اس آیت کو وہ اخلاقی مقصد کے سیاق وسباق سے بھی دیکھتی ہیں اور قانونی شکل میں الجھنے کی بجائے اخلاقی تصور یہ ہے کہ عورتوں کو چھیڑ چھاڑ سے بچنے کے لئے ایسے لباس کا انتخاب کرنا چاہئے جو حجاب کے دائرے میں آتا ہو۔۔اور حجاب یہ ہے کہ ہر عورت اپنے مقامی روایات کے مطابق لباس کا انتخاب کرے جس سے عورتوں کی انسانیت کو عزت ملے۔[20]علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ اگر عورت کو چہرہ چھپانے کا حکم ہوتا تو مرد کو سورۃ النور کے مطابق نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم کیوں ہوتا۔

4-سیاق وسباق کی اہمیت

ڈاکٹر رفعت سیاق وسباق کو تشریح میں بنیادی اہمیت دیتی ہیں، لیکن ان کا تصور سیاق وسباق روایتی اسباب النزول سے مختلف ہے۔وہ لکھتی ہیں کہ ہر آیت کو اس کے تاریخی، سماجی اور ثقافتی سیاق میں سمجھنا ضروری ہے۔آیات کے نزول کے اسباب کو جاننا ضروری ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان مسائل کو بھی سمجھنا چاہیے جن کے جواب میں وہ آیات نازل ہوئی تھیں۔[21]ساتھ یہ بھی کہ تاریخی سیاق کو نظرانداز کر کے انھیں مطلق اور عالمی اصولوں کے طور پر پیش کرنا درست نہیں۔

[17] Hassan, R. (1990). Teologi perempuan dalam tradisi Islam: Sejajar di hadapan Allah [Women's theology in the Islamic tradition: Equal before God]. Ulumul Qur'an, 1(4), 48–49.
[18] Hassan, R. (1990). *Feminisme dan al-Qur'an: Percakapan dengan Riffat Hassan* [Feminism and the Qur'an: Conversation with Riffat Hassan]. *Jurnal Ulumul Qur'an*, 2, 87–91.
[19] الاحزاب 59
[20] Hassan, R. (1990). *Feminisme dan al-Qur'an: Percakapan dengan Riffat Hassan* [Feminism and the Qur'an: Conversation with Riffat Hassan]. *Jurnal Ulumul Qur'an*,p 87

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 1 (January-March 2026)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: January 21, 2026

۔رفعت حسن کے نزدیک قرآن کا فہم جامد نہیں بلکہ قرآنی متن متحرک فہم ہے جو ہر دور کے تقاضوں کے مطابق نئی تشریح کا تقاضا کرتا ہے وہ لکھتی ہیں کہ

قرآن ایک زندہ اور متحرک کتاب ہے جو ہر دور کے انسانوں سے خطاب کرتی ہے۔ للہذا ہر نئی نسل کو اپنے دور کے تناظر میں اس کی تشریح کرنے کا حق ہے۔[22]

وہ اپنے اس تشریحی طریقہ کار کو واضح کرتے ہوئے ایک مقالہ میں لکھتی ہیں کہ متن سے براہ راست رجوع کیا جائے اور قرآن کے مختلف حصوں کو آپس میں مربوط کیا جائے تاکہ کوئی جامع مفہوم سامنے آسکے۔ان کا طریقہ کار تنقیدی شعور پر مبنی ہے جس میں ہر تشریح کو قرآن کے بنیادی اصولوں کی کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔مثال کے طور پر وراثت کے مسائل اور شہادت کے مسائل پر وہ تنقید کرتے کہتی ہیں کہ قرآن نے عورت کو وراثت میں حصہ دینے کا جو تاریخی فصلہ کیا تھا وہ اس وقت کے معاشری میں ایک انقلابی قدم تھا، لیکن اج کے دور میں اس کی نئی تعبیر کی ضرورت ہے۔اسی طرح وہ عورت کی گواہی سے متعلق بھی کہتی ہیں کہ قرآن نے جس سیاق میں حکم دیا تھا وہ اج کے دور سے مختلف تھا۔اج عورت معاشی طور پر خود مختار ہے، لہذا گواہی میں اس کی حیثیت بدلنی چاہئے۔[23]

5-مقاصدالشریعۃ پر مبنی تشریح

اس کو وہ اخلاقی معیار کے دائرے میں بھی لاتی ہیں۔وہ لکھتی ہیں کہ قرآن کی ہر تشریح کو قرآن کے بنیادی مقاد عدل، رحمت، انسانی بہبود کے تناظر میں پرکھا جانا چاہئے۔جو تشریح ان مقاصد کے خلاف ہو وہ قرآن کے روح کے بھی خلاف ہے۔لہذا اس کی تعبیر نو کی طرف جانا چاہئے۔

6-تاریخی تجربے کی اہمیت

قرآن عورتوں کے بارے میں بات کررہا ہے، للہذا عورتوں کے تجربے کو سمجھے بغیر ہم ان آیات کی صحیح تفسیر نہیں کر سکتے۔یعنی قرآن فہمی میں انسانی تجربے کو اہمیت دینا ضروری ہے۔

ڈاکٹر رفعت حسن کے اصولوں کا تجزیہ

ڈاکٹر رفعت حسن کے اصولوں پر تجزیہ سے پہلے ایک بات سمجھنا ضروری ہے کہ ان کی تحقیقات کا دائرہ کیا ہے۔اگر مندرجہ بالا اصولوں کو جمع کیا جائے تو رفعت حسن نے عورت کے مسائل کے حوالے سے جس فیمینسٹ تھیالوجی کی تشکیل دی ہے اور جو طریقہ کار وضع کیا ہے وہ دو ہیں۔

[21] Hassan, R. (1987). Equal before Allah? Woman-man equality in the Islamic tradition. Harvard Divinity Bulletin, 17(2), 2–14.
[22] Hassan, R. (1999). *Feminism in Islam*. In A. Sharma & K. K. Young (Eds.), Feminism and World Religions (pp. 248–278). Albany, NY: State University of New York Press.p78
[23] Hassan, R. (1996). *Rights of women within Islamic communities*. In J. Witte & J. G. Laine (Eds.), *Religious human rights in global perspective p 375*

CC BY

Ideal Normative Apprach-1 یعنی اصول منہج

اسلام کی بنیادی تعلیمات تک رسائی صرف قرآن کی جامع وکامل تفسیر کے ذریعے ممکن ہے اس لئے وہ قرآن کو اعلیٰ ترین ماخذ مانتی ہیں۔ اور اس کے لئے انھوں نے تین بنیادی اصول بھی وضع کئے ہیں۔

1-لسانی تجزیہ یعنی بنیادی معنی اور سیاق کو سمجھنا

2-فلسفیانہ ہم آہنگی کہ آیت کی تعبیر دوسری آیت سے ٹکراتی تو نہیں یا پھر قرآن کے مجموعی اخلاقی نظام کے خلاف تو نہیں۔

3-اخلاقی معیار، یہ ان کے نزدیک سب سے اہم اصول ہے کہ کسی آیت کی تعبیر میں عدل، رحمت، اور انسانی وقار ہو اور جو تعبیر عورت کو کم تر کرے، ظلم پیدا کرے وہ غلط تعبیر ہے۔اس حوالے سے ان کا یہ موقف کہ قرآن بذات خود عورت کو کمتر ثابت نہیں کرتا بلکہ روایتی علماء تفسیر نے اپنی تفاسیر میں عورت کو کمتر ثابت کیا ہے۔

اسی اصول کے تحت وہ نفسِ واحدہ کو آدم یعنی مرد ماننے والی تعبیر کو مسترد کرتی ہیں[24]

Historical Approach-2 یعنی تاریخی منہج

اس منہج میں وہ عورت کی تاریخی حیثیت، پدرسری نظام کا جائزہ لیتی ہیں۔اور دیکھتی ہیں کہ عورت کے ساتھ اس کی عملی زندگی میں جو کچھ ہو رہا ہے قرآن کے تاریخی مثالی پیغام اور مسلم معاشرت کی صورت حال میں ایک واضح خلا موجود ہے۔ اگر حقیقی آزادی، عدل، مساوات اور انسانی وقار کو سمجھا جائے تو عورت کو انصاف ملتا ہے۔[25]

اسی لئے وہ نئی تعبیر اور بعض اوقات تعبیر کی نئے سرے توڑ پھوڑ میں آیات کو اس طرح سے پیش کرتی ہیں کہ پیغام اپنی مرضی کے مطابق صحیح لگے۔ مرد مفسرین کی تفسیر کے نتیجے میں مرد کی برتری جو وہ ایک عورت سے چاہتا ہے سامنے آتی ہے مثلا تخلیق آم وحوا، عوت کا جنت کا نکلوانے کا سبب، قوامیت، پردہ، وراثت، گواہی جیسے معاملات میں اپنے نقطہ نظر سے تشریح کی ہے۔اسی طرح حدیث سے اگر معاملات کو سمجھا جائے جیسا کہ رویتی علماء قرآن کی قرآن سے تفسیر کے بعد احادیث کو ایک مستند ذریعہ سمجھتے ہیں اور اسی لئے اس کے علوم کو بھی وضع کیا گیا ہے اس حوالے سے وہ لکھتی ہیں کہ حدیث میں تاریخ، رواۃ، اور تدوین کے مسائل ہیں۔اور وہ اس میں سورۃ الحجرایت نمبر 9 کا حوالہ دیتی ہیں کہ

[24] Alfitri, A. (2014). Women's rights and gender equality issues in Islamic law in Indonesia: The need to re-read women's status in the Islamic religious texts. Mazahib: Jurnal Pemikiran Hukum Islam, 13(1), 23–38. https://doi.org/10.21093/mj.v13i1.349

[25] Yousuf, P. (2018). *Dignity of women with Islamic perspective*. *International Journal of Applied Social Science*, 5(12), 2249–2253. Retrieved from https://scientificresearchjournal.com/wp-content/uploads/2018/12/Social-Science-5_A-2249-2253-Full-Paper.pdf

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 1 (January-March 2026)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: January 21, 2026

انا نحن نزلنا الذکر و انا نحن له لحفظون

"ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں"

لہذا صرف اسی پر یقین کیا جاسکتا ہے اور جہاں شک ہو اسے چھوڑ دیا جائے۔

ڈاکٹر رفعت حسن کے اصول اگرچہ کسی خاص طریقہ کار میں ان کی کسی ایک کتاب میں لکھے نہیں گئے البتہ تعبیرات کے وقت انھوں نے اپنے ان اصولوں کو کسی نا کسی شکل میں واضح کیا ہے۔اور ان کی اراء اس حوالے سے مختلف رسائل میں مضامین کی شکل میں لکھی گئی ہے۔رفعت حسن کی فکر کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی تعبیرات کا علمی ڈھانچہ ان کے فکری پس منظر کا عکس بھی ہے جیسے نسلی اور خاندانی مسائل جہاں عورتوں کی جلد شادی کرادی جاتی تھی،والد سخت مزاج تھے،اسے ی ذھنیت کیساتھ ان کی تربیت میں والد اور والدہ کے اختلافات بھی نمایاں نظر اتے ہیں،اعلی تعلیم کا زیادہ تر حصہ بیرون ملک رہا اور سیاسی حالات بھی جیسا کہ انھوں نے لکھا تھا کہ جب وہ باقاعدہ کسی کا،کے لئے پاکستان آئیں تو ضیاء الحق دور تھا اور اس وقت عورت کے پردے سے متعلق بحث عروج پہ تھی[26]

اسی طرح رفعت کے نزدیک عورت کے حقوق کے لئے جدوجہد کرنا کوئی مغربی فکر نہیں بلکہ عین اسلامی اسلامی تصور ہے اور وہ اسے جہاد فی سبیل اللہ کہتی ہیں۔وہ لکھتی ہیں کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ عدل،حق،اور انسانیت کے لئے جہاد کرے۔عورت کے حق کے کھڑا ہونا بھی جہاد ہے۔[27]

اگر ڈاکٹر رفعت حسن کے اصولوں کی بنیاد اور ان کی خواتین کے حوالے سے اور خاص کر مسلم خاندانوں میں عورتوں کے حقوق کے ادا نا کرنے کے حوالے سے ان کا نظریہ کہ اس حوالے سے جو اقدام اٹھانا چاھئے اس میں کوئی دورائے نہیں کہ وہ ٹھیک ہیں۔چاھے وہ تعلیم کا حق ہے،جلد شادی کردینا یا کم عمری کی زبردستی کی شادی ہو،لڑکیوں کے حوالے سے والدین اور خاص کر والد کا سخت رویہ،پردے کو علاقائی یا تہذیبی رسم سمجھ کر خواتین کے لئے عملی اور تعلیمی میدان کے دروازے بند کردیئے جائیں،اور ساتھ قوامیت کا عمومی تصور جو دین سے اگاہی نا ہونے کی بنا پر عورت کو مرد کی جوتی یا کم تر قرار دیا جاتا ہے یہ ہمارے معاشرے کے حقائق ہیں اور اس میں عورت کو مرد کے برابر تو کیا جتنا حصہ بنتا ہے اتنی وراثت بھی بالعموم نہیں دی جاتی۔

ایسے میں البتہ یہ مکمل طور پر سمجھنا کہ اصل مسئلہ صرف قرآنی احکامات کی تعبیر کا غلط ہونا ہے تو یہ انصاف نہیں ہے اس لئے تعبیر کے بدل جانے تمام مسائل ہو جائیں گے اس بات کے حوالے سے ابھی تک تو وہ ثابت نہیں کرسکیں۔

[26] Zulaiha, E. (2016). *Tafsir Feminis: Sejarah, paradigma dan standar validitas tafsir feminis* [Feminist interpretation: History, paradigm, and standards of validity of feminist tafsir]. *Al-Bayan: Jurnal Studi Ilmu Al-Qur'an dan Tafsir, 1*(1), 17–26. https://doi.org/10.15575/al-bayan.v1i1.1671
[27] Hassan, R. (c. 1993). *Equal Before Allah: The Issue of Woman-Man Creation in the Islamic Tradition* *https://riffathassan.info/wp-content/uploads/2023/10/Riffat_Hassan.pdf?utm_source=chatgpt.com*

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 1 (January-March 2026)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: January 21, 2026

صرف ایک اگر حجاب کی تعبیر میں اتنی سی بات سمجھ لی جائے کہ اگر جلباب کے لفظ کو مقامی تہذیب کے اصولوں کے مطابق لباس کو تصور رلیا جائے تو ہر جگہ کا لباس کا تصور مختلف ہے۔ یہ حکم صرف پاکستان کے لئے نازل نہیں ہوا پوری دنیا کے قرآن مجید کا نزول ہوا تھا تو کچھ جگہوں پر نامکمل لباس بھی مقامی تہذیب ہے، تو اس کی تعبیر پھر کیسے ہوگی۔؟ دوسرا یہ کہ نگاہوں کو نیچا رکھنے کا حکم دونوں کے لئے ہے اور حیا کا تصور بھی اس پوری آیت میں ہے البتہ واضح کرکے الاحزاب میں خواتین کو پردہ کا حکم دیا گیا جس کا مطلب مکمل لباس جس سے عورت کا جسم واضح ناہو۔ تفسیر قرآن کے معاملہ میں علامہ سیوطیؒ نے الاتقان میں علام القرآن کی 80 انواع کا ذکر کیا ہے اور مفسر کے لئے پندرہ علوم کا جاننا ضروری قرار دیا ہے۔ لغت، نحو، صرف، معانی بیان اور بدیع، قرات، اصول دین، ناسخ منسوخ، فقہ و دیگر۔۔ یعنی ایک سادہ دنیاوی علم کے لئے بھی ماہرین کی رائے کو معتبر مانا جاتا ہے، یہاں پر ڈاکٹر رفعت حسن نے علوم القرآن سے سرسری واقفیت کے بغیر اپنی اراء پیش کی ہیں۔

دوسرا یہ کہ قرآن کی عملی تطبیق ہمیں نبی اکرم ﷺ نے کرکے دکھائی اور اگر وقت اور حالات کے مطابق اس کی تعبیر کرنا اولین مقصود تھا تو نبی اکرم کے احکامات اور عمل کو صحابہ کرام لکھ کر محفوظ کر رہے تھے تب نبی اکرم ﷺ نے منع کیوں نہیں فرمایا، اور یہ کام مختلف احتیاطوں کے بعد سینہ بسینہ منتقل ہوا جسے علمائ نے اپنے کتب تفاسیر کا حصہ بنایا اور اس اصول وضع کئے۔ اہم بات یہ ہے کہ اجتہاد کا دروازہ بھی کبھی عملا بند نہیں ہوا آج بھی اہل علم مختلف معاشی، معاشرتی، طبّی مسائل میں اجتہاد کر رہے ہیں لیکن بے لگام اور اصووں پر پرکھے بغیر اجتہاد کی اجازت کسی بھی شعبہ دین میں نہیں دی جاسکتی۔

رفعت حسن کے اسلوب تشریحی سے یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے خود تفاسیر یا احادیث کا مطالعہ نہیں کیا البتہ ان عملیات کو بنیاد بنایا جو انھوں نے اپنے ارد گرد دیکھیں۔ انھوں نے خواتین کے مسائل پر بات اٹھائی لیکن نص کے بنیادی فہم کو ضرورت کے مطابق بدل دیا جس سے ان کے خواتین سے متعلق حقوق پہ کم بلکہ رویتی رسم و رواج کو قرآن سے جوڑ کر بدل دینے کا عزم زیادہ دکھائی دیتا ہے۔

نتیجہ بحث

جنس کی مساوات کو فروغ دینے میں رفعت حسن بھی دیگر مغربی مفکرین کی طرح دکھائی دیتی ہیں جن کا مقصد مرد اور عورت دونوں کو نجی اور عومی میدان میں برابری کا موقع حاصل ہو۔ اور اس کے لئے وہ قران کی آیات کی تشریح کی آڑ میں اسلام کے روایتی علمی طور طریقوں پر اعتراض کرتی ہیں۔ رفعت حسن اور دیگر فیمینسٹ خواتین کے نزدیک مساوات دراصل ایک مارکس فلسفہ ہے جو عورت کو مظلوم اور مرد کو ظالم بنا کر پیش کرتا ہے ایسے نظرئے کے تحت مسلم فیمینسٹ بھی ان سب کا مطالعہ اسلامی اقدار نہیں بلکہ جدید یوروسینٹریزم کے طے کردہ فیمینسٹ مفادات پر کریں گی۔

OPEN ACCESS
CC BY

البتہ رفعت حسن اوران جیسی فیمینسٹ نظریہ کی خواتین نے بہت سی مسلم خواتین کو اپنی نظریات کی تحریکوں کے لئے بیدار کیا ہے جس کا اثر گزشتہ پندرہ سے بیس سالوں سے مختلف خواتین کے عنوانات کے تحت کم 8 مارچ کو کسی پراپیگنڈے کی صورت میں نظر آتا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے مسائل کے حل لئے زمینی حقائق اور دین کا تواتر کیساتھ اپنائے ہوئے علم کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اس کے بعد قرآن اور سنت کی اصل روح کیساتھ مسائل پر بہتر طریقہ سے توجہ دلائی جائے۔

تاہم کچھ اہم امور پہ سب کی نظر بحیثیت مسلم سکالرز، علماء، اساتذہ، ادارہ جاتی سربراہان اور دیگر اہل علم خواتین کے مسائل کے حل میں معاشرے کی ذمہ داریاں ہماری گفتگو کا حل طلب موضوع ہونا چاہیے۔سوشل میڈیا پہ بڑھتی ہوئی اپروچ کے پیش نظر خاندان، گھر، عورت، جیسے موضوعات پہ مواد اور ٹرینگز پہ برقی ذرائع ابلاغ کا مفید اور موئثر استعمال کیا جائے۔

References

1. Alfitri, A. 2014. “Women’s Rights and Gender Equality Issues in Islamic Law in Indonesia: The Need to Re-Read Women’s Status in the Islamic Religious Texts.” Mazahib: Jurnal Pemikiran Hukum Islam 13 (1). https://doi.org/10.21093/mj.v13i1.34ma.
2. Hassan, R. 1987. “Equal before Allah? Woman-Man Equality in the Islamic Tradition.” Harvard Divinity Bulletin 17 (2).
3. Hassan, R. 1990. “Feminisme dan al Qur’an: Percakapan dengan Riffat Hassan [Feminism and the Qur’an: Conversation with Riffat Hassan].” Jurnal Ulumul Qur’an 2.
4. Hassan, R. 1990. “Teologi Perempuan dalam Tradisi Islam: Sejajar di Hadapan Allah [Women’s Theology in the Islamic Tradition: Equal before God].” Ulumul Qur’an 1 (4).
5. Hassan, R. 1996. “Rights of Women within Islamic Communities.” In Religious Human Rights in Global Perspective, edited by J. Witte and J. G. Laine.
6. Hassan, R. 1997. Women’s Rights and Islam: From the I.C.P.D. to Beijing. Louisville, KY: NISA Publications.
7. Hassan, R. 1998. “Feminism in Islam.” In Feminism and World Religions, edited by A. Sharma and K. K. Young. Albany, NY: State University of New York Press.
8. Hassan, R. 1999. “Feminism in Islam.” In Feminism and World Religions, edited by A. Sharma and K. K. Young. Albany, NY: State University of New York Press.
9. Hassan, R. 2013. “Woman and Man’s ‘Fall’: A Qur’anic Theological Perspective.” In Muslima Theology: The Voices of Muslim Women Theologians, edited by E. Aslan, M. K. Hermansen, and E. Medeni. Peter Lang GmbH.
10. Hassan, R., L. Grob, and F. Mernissi. 1991. Women’s and Men’s Liberation: Testimonies of Spirit. Greenwood Press.
11. Kilani, A. R. Part 1. Maqalat-e-Molana Abdul Rehman Kilani (Urdu). Darussalam / Maktiba alsalam.
12. Riffat Hassan. 2002. “Jurnal Millah, No. 1., Vol. II.” Yogyakarta. https://www.researchgate.net/publication/367007764_KRITIK_WACANA_TAFSIR_ATAS_TEOLOGI_KESETARAAN_GENDER_RIFFAT_HASSAN
13. Riffat Hassan. “Feminisme dan al-Qur’an.” Jurnal Ulumul Qur’an No. 09, Vol. II. https://islamhouse.com/ur/books/397530/
14. Surah with Urdu. “Riffat Hassan.” https://surahwithurdu.com/riffat-hassan
15. Kitabosunnat. “Al-Fouz Al-Kabir Fi Usool Al-Tafseer (Urdu).” https://kitabosunnat.com/kutub-library/Al-Fouz-Al-Kabir-Fi-Usool-Al-Tafseer-Urdu

CC BY